S-2002-1-488-494

عدالت عظمیٰ رپوٹس 2002 ضمنی 1 ایس سی آر

ائی سی ڈی ایس لمیٹیڈ
بنام۔
بینا شبیر اور دیگر

12 اگست 2002

امیش سی بینرجی اور وائی کے سبھر وال، جسٹسز۔

نگوشیبل انسٹرومنٹس ایکٹ، 1881-دفعہ 138-ضمانت دہندہ کی طرف سے سیکیورٹی کے طور پر جاری کردہ چیک-نامنظوری-شکایت-برقرار رکھنا-منعقد، جہاں کہیں بھی کسی کے حق میں کسی کی طرف سے کوتاہی ہو اور کسی قرض یا دیگر ذمہ داری کی ادائیگی میں جاری کردہ چیک کی صورت میں اس شق کے اطلاق کے معاملے میں کوئی پابندی یا پابندی نہیں ہوسکتی-قوانین کی تشریح-نقتہ توضیع کا ارادہ۔

جواب دہندہ نمبر 1 کے شوہر نے اپیل کنندہ کے ساتھ قسطا وار خریداری کا معاہدہ کیا۔ جواب دہندہ نمبر 1 کرایہ کی خریداری کی سہولیات کے سلسلے میں ضامن کے طور پر کھڑا ہوا اور اپیل کنندہ کو جزوی ادائیگی کے لیے چیک جاری کیا۔ چیک بینک کو پیش کیا گیا اور اس کی نامنظوری کی گئی۔ اپیل کنندہ نے جواب دہندہ نمبر 1 کو نگوشیبل انسٹرومنٹس ایکٹ 1881 کی دفعہ 138 کے تحت 15 دن کے اندر رقم ادا کرنے کا نوٹس جاری کیا۔ جواب دہندہ نمبر 1 نے جواب نہیں دیا۔ اس کے بعد اپیل کنندہ نے ایکٹ کی دفعہ 138 کے تحت شکایت درج کرائی۔ اس کے بعد جواب دہندگان نے شکایت کو کالعدم قرار دینے کے لیے سی آر پی سی کی دفعہ 482 کے تحت درخواست دائر کی۔ عدالت عالیہ نے شکایت کو کالعدم قرار دے دیا کیونکہ ضامن کی طرف سے سیکیورٹی کے طور پر جاری کیے جانے والے چیک کو کسی قرض یا ذمہ داری کو نبھانے کے مقصد سے جاری نہیں کیا جا سکتا تھا اور اس طرح کوئی شکایت نہیں ہوگی۔ اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد: 1.1. نگوشیبل انسٹرومنٹس ایکٹ 1881 کی دفعہ 138 کی زبان مقننہ کے ارادے کے حوالے سے کافی مخصوص رہی ہے۔ دفعہ کا آغاز ان الفاظ کے ساتھ ہوتا ہے "جہاں کوئی بھی چیک" جو لفظ "کوئی" کے استعمال کنندہ کی وجہ سے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ پہلے تین الفاظ تجویز کرتے ہیں کہ درحقیقت کسی بھی وجہ سے اگر کسی دوسرے شخص کے حق میں کسی ساہوکار کے ساتھ رکھے گئے کھاتے پر" کسی قرض یا دیگر واجبات" کی توضیعگی کے لیے چیک نکالا جاتا ہے، تو الفاظ "کوئی قرض

یا دیگر واجبات "اگر ان الفاظ کے ساتھ پڑھے جائیں "جہاں کوئی چیک "اس بات میں کوئی شک نہیں چھوڑتا کہ یہ کسی بھی وجہ سے ہو سکتا ہے، اس صورت میں اس شق کے تحت واجبات سے بچا نہیں جا سکتا جب وہ ساہوکار کے ذریعے توضیع نہ کیا گیا ہو۔ مقنّنہ نہ صرف کسی بھی قرض کی مکمل یا جزوی ادائیگی کو ریکارڈ کرنے کے لیے کافی محتاط رہا ہے بلکہ اس میں دیگر ذمہ داری بھی شامل ہے۔ عدالت عالیہ اس معاملے سے نمٹنے یا یہاں تک کہ حوالہ دینے اور اس کی تعریف کرنے میں ناکام رہی۔(4893-اے، سی)

1.2. قانون کی زبان قانون سازوں کے ارادے کو اس اثر سے ظاہر کرتی ہے کہ جہاں کہیں بھی ایک کی طرف سے دوسرے کے حق میں کوتاہی ہوتا ہے اور اگر کسی قرض یا دیگر ذمہ داری کی ادائیگی میں چیک جاری کیا جاتا ہے تو ایکٹ کی دفعہ 138 کی دفعات کے اطلاق کے معاملے میں کوئی پابندی یا پابندی نہیں ہوسکتی۔ کوئی بھی چیک 'اور' دیگر ذمہ داری 'وہ دو کلیدی تاثرات ہیں جو قانون سازی کے ارادے کو واضح کرتے ہیں تا کہ حقیقت پسندانہ سیاق وسباق کو قانون کی دفعات کے دائرے میں لایا جا سکے۔ کوئی بھی متضاد تشریح مقنّنہ کے ارادے کو شکست دے گی۔ ایسا لگتا ہے کہ عدالت عالیہ گارنٹی اور ضامن کی ذمہ داری کے معاملے میں پھنس گئی ہے۔ درحقیقت ضامن اور اصل مقروض کی مشترکہ وسیع ذمہ داری سے متعلق مسئلہ، ایکٹ کی دفعہ 138 کے دائرہ کار سے مکمل طور پر باہر ہے۔ اس طرح عدالت عالیہ نے ایکٹ کی دفعہ 138 کے حقیقی ارادے اور مقصد کو نظر انداز کر دیا ہے اور ایک واضح غلطی میں پڑ گئی ہے۔ اس لیے متنازعہ فیصلے کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔(493-ڈی-ایف؛494-اے)

سری نواسن بنام ریاست کیرالہ، (1999) 3 کے ایل ٹی 849، ممتاز۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: 2002 کی دیوانی اپیل نمبر 797۔

فوجداری 2000 کے نمبر 1530 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے 24.7.2000 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کی طرف سے ایس بال کرشنن، وجے سوندھی، ایم کے ڈی نمبودری اور سبرامنیم، پرساد۔

جواب دہندہ کے لیے کے آر ساسپر بھوا اور رومی چاکو۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

بینرجی، جسٹس: اجازت دی گئی۔

اس اپیل میں ایک مختصر لیکن دلچسپ سوال غور کے لیے آتا ہے جس کا اثر قابل گردش دستاویزات ایکٹ 1881 کی دفعہ 138 کے تحت کسی ضامن کے خلاف کارروائی کے برقرار رکھنے کے بارے میں ہے۔ عدالت عالیہ نے اسے مسترد کر دیا اور اس لیے آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت اس عدالت کے سامنے معاملہ۔ تاہم، اس معاملے میں اٹھائے گئے تنازعات کی تعریف کرنے کے لیے، اس موقع پر دفعہ 138 کو اس کی صحیح شرائط، دائرہ کار اور اثر کے لیے نوٹس کرنا اور خود بھی صورتحال کا جائزہ لینا مناسب ہوگا۔ قابل گردش دستاویزات ایکٹ، 1881 کی دفعہ 138 درج ذیل ہے:

.138" کھاتے میں فنڈز کی کمی وغیرہ کی وجہ سے چیک کی نامنظوری۔- جہاں کسی شخص کی طرف سے کسی ساہوکار کے ساتھ رکھے ہوئے کھاتے پر کسی دوسرے شخص کو کسی قرض یا دیگر ذمہ داری کی مکمل یا جزوی توضیعگی کے لیے اس کھاتے سے کسی رقم کی توضیعگی کے لیے نکالا گیا کوئی چیک ساہوکار کی طرف سے بغیر توضیعگی کے واپس کر دیا جاتا ہے، یا تو اس وجہ سے کہ اس

کھاتے میں موجود رقم چیک کا احترام کرنے کے لیے ناکافی ہے یا یہ کہ اس ساہوکار کے ساتھ کیے گئے معاہدے کے ذریعے اس کھاتے سے توضیع کی جانے والی رقم سے زیادہ ہے، ایسے شخص کو جرم سمجھا جائے گا اور اس ایکٹ کی کسی دوسری شق پر جانبداری کیے بغیر اسے ایک مدت کے لیے قید کی سزا دی جائے گی۔ جو ایک سال تک بڑھ سکتا ہے، یا جرمانے کے ساتھ جو چیک کی رقم سے دوگنا ہو سکتا ہے، یا دونوں کے ساتھ:

بشرطیکہ اس دفعہ میں شامل کچھ بھی اس وقت تک لاگو نہیں ہو گا جب تک کہ

(a) چیک بینک کو اس تاریخ سے چھ ماہ کی مدت کے اندر پیش کیا گیا ہے جس پر اسے نکالا گیا ہے یا اس کی میعاد کی مدت کے اندر، جو بھی پہلے ہو۔

(b) موصول الیہ یا رکھنے والا، جیسا بھی معاملہ ہو، چیک کے واجب الادا وقت میں، چیک کے دراج کو تحریری طور پر نوٹس دے کر مذکورہ رقم کی ادائیگی کا مطالبہ کرتا ہے، اس کی طرف سے بینک سے چیک کی عدم ادائیگی کے طور پر واپسی کے بارے میں معلومات موصول ہونے کے پندرہ دن کے اندر، اور

(c) اس طرح کے چیک کا دراج مذکورہ نوٹس کی وصولی کے پندرہ دن کے اندر ادائیگی کرنے والے کو یا، جیسا بھی معاملہ ہو، ہولڈر کو چیک کے مقررہ وقت میں مذکورہ رقم موصول الیہ کرنے میں ناکام رہتا ہے۔

وضاحت اس دفعہ کے مقصد کے لیے، "قرض یا دیگر ذمہ داری" کا مطلب قانونی طور پر قابل نفاذ قرض یا دیگر ذمہ داری ہے۔

"مذکورہ بالا دفعات کی بنیاد پر، ہائی کورٹ اس نتیجے پر پہنچی کہ جب چیک کو بطور ضمانت جاری کیا جائے تو ایکٹ کی دفعہ 138 کے تحت کوئی شکایت دائر نہیں کی جا سکتی کیونکہ جاری کیا گیا چیک کسی قرض یا ذمہ داری کی ادائیگی کے لیے نہیں کہا جا سکتا۔ اس نتیجے کی وضاحت کرتے ہوئے عدالت عالیہ نے درج ذیل وجوہات درج کیں:

"مذکورہ دفعہ کا مطالعہ کرنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ چیک کا اجرا صرف کھاتے سے رقم کی ادائیگی کے لیے ہونا چاہیے۔ گارنٹر یا ضامن کے معاملے میں، چاہے چیک جاری کیا جائے، اسے فوراً رقم کی ادائیگی کے طور پر نہیں کہا جا سکتا۔ ایکٹ کی دفعہ 138 مزید کہتی ہے کہ چیک کسی دوسرے شخص کو جاری کرنا مکمل یا جزوی طور پر کسی قرض یا ذمہ داری کی ادائیگی کے لیے ہونا چاہیے۔"

عدالت عالیہ نے سری نواسن بنام ریاست کیرالہ، (1999) 3 کے ایل ٹی 849 کے معاملے میں کیرالہ عدالت عالیہ کے فیصلے پر بھی انحصار کیا ہے۔ اتفاقی طور پر، عدالت عالیہ کے ایک فاضل واحد جج نے آخری بار نوٹ کیے گئے فیصلے میں (اوپر) آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے ایک فیصلے پر بھی بھروسہ کیا جو تہراین کھمبتی بنام ونیک انٹرپرائزز، (1995) 1 کے ایل ٹی ایس این 5 میں ہے، جس میں یہ درج ذیل قرار دیا گیا ہے:-"

"فوری معاملے میں، اپیل کنندہ نے جواب دہندگان کو کچھ رقم پیش کی اور ایک متن حاصل کیا۔ یہ شرط لگائی گئی تھی کہ مدعا علیہ ہر ماہ سود ادا کرے۔ اسی وقت اپیل کنندہ قرض دہندہ نے جواب دہندگان سے اس سمجھ کے ساتھ ایک خالی دستخط شدہ

چیک لیا کہ مستغیث دوسرے کالم بھر سکتا ہے۔ چیک میں اور اسے پیش کریں اگر جواب دہندگان نے سود کی ادائیگی میں کوتاہی کیا ہے۔ لہذا، اپیل کنندہ نے یہ خالی دستخط شدہ چیک حاصل کیا ہے تاکہ اسے جواب دہندگان کے لیے رقم کی وصولی کے لیے خطرے کے طور پر استعمال کیا جا سکے۔ لہذا یہ نہیں سمجھا جا سکتا کہ جواب دہندہ نے دفعہ 138 کے تحت تصور کردہ کسی بھی قرض یا قانونی ذمہ داری کی ادائیگی کے لیے رضا کارانہ طور پر چیک جاری کیا تھا۔

تاہم، آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے فیصلے کی حمایت کرتے ہوئے، کیرالہ عدالت عالیہ نے سری نواسن (اوپر) میں مشاہدہ کیا:

" آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے مقرر کردہ اصول اور قابل گردش دستاویزات ایکٹ کی دفعہ 138 میں طے شدہ لازمی دفعات کا تقابلی مطالعہ واضح ہے کہ جب چیک ضمانت کے طور پر جاری کیا گیا ہے، تو کوئی شکایت قابل گردش دستاویزات ایکٹ کی دفعہ 138 کے تحت نہیں ہوگی۔

ایکٹ کے دفعہ 138 کے حوالے سے عدالت عالیہ کی تشریح کو نوٹ کرنے کے بعد، اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اس طرح کی حکمت کی قبولیت کا اندازہ لگائیں۔ تاہم ایسا کرنے سے پہلے، ایک مختصر حقائق پر مبنی حوالہ آسان ہوگا۔ حقائق ظاہر کرتے ہیں: یہاں اپیل کنندہ کمپنیز ایکٹ، 1956 کی دفعات کے تحت شامل ایک کمپنی ہے، جس کا رجسٹرڈ اور انتظامی دفتر سنڈیکیٹ ہاؤس، پی بی نمبر 46، اوپیندر نگر، منیپال-576119 اور دیگر مقامات کے درمیان پلیم، تریویندرم میں شاخیں ہیں۔ جواب دہندہ نمبر 1 کے شوہر نے کرایہ کی خریداری کی بنیاد پر ماروتی کار کی خریداری کے مقاصد کے لیے اپیل کنندہ کے ساتھ کرایہ کی خریداری کا معاہدہ کیا۔ جواب دہندہ نمبر 1، اس کی بیوی اپنے شوہر کو دستیاب کرائے کی خریداری کی سہولیات کے سلسلے میں ضامن کے طور پر کھڑی تھی۔ حقائق سے مزید پتہ چلتا ہے کہ جواب دہندہ نمبر 1 نے مذکورہ لین دین کی وجہ سے اور جزوی ادائیگی کے لیے ایک چیک جاری کیا جس پر نمبر 672501 مورخہ 29.8.1998 رقم 490 ,80 روپے تھا کیتھولک سیریئن بینک لمیٹڈ، سینٹ میری اسکول، پٹوم، تریویندرم پر اپیل کنندہ کے پاس گئے۔ تسلیم شدہ طور پر، مذکورہ چیک کی نامنظوری کی گئی اور اپیل گزار کو "ناکافی فنڈز" کے تبصرے کے ساتھ واپس کر دیا گیا۔

حقائق کی صورتحال سے ظاہر ہوتا ہے کہ اپیل کنندہ نے قابل گردش دستاویزات ایکٹ کی دفعہ 138 کے تحت ایک قانونی نوٹس 2.9.1998 پر جاری کیا، جس میں جواب دہندہ نمبر 1 سے کہا گیا کہ وہ 15 دن کی مدت کے اندر چیک کے تحت آنے والی رقم ادا کرے اور چونکہ جواب دہندہ نمبر 1 نے اس نوٹس کی وصولی کے باوجود اس کا جواب دینا مناسب اور مناسب نہیں سمجھا، اس کے بعد اپیل کنندہ نے چیف جوڈیشل مجسٹریٹ عدالت، تروانت پورم کے سامنے ایکٹ کی دفعہ 138 کے تحت شکایت درج کرائی۔ شکایت ایڈیشنل چیف جوڈیشل مجسٹریٹ، تروانت پورم کی عدالت میں ایس ٹی نمبر 141/1999 کے طور پر درج کی گئی ہے اور اس کے بعد شکایت کے مقاصد کے لیے مقدمہ کو فائل پر لیا گیا اور اس کے فوراً بعد، جواب دہندگان نے شکایت کو کالعدم قرار دینے کے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 482 کے تحت درخواست دائر کی اور ایڈیشنل چیف جوڈیشل مجسٹریٹ کی عدالت، تروانت پورم کے سامنے زیر التوا کارروائی کا ذکر کیا۔

عدالت عالیہ نے، جیسا کہ اوپر مشاہدہ کیا گیا ہے، عرضی کو ایک واضح نتیجے پر اجازت دی کہ ضامن کی طرف سے چیک ہونے کے ناطے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ کسی قرض یا ذمہ داری کو نبھانے کے مقصد سے جاری کیا گیا تھا اور اس طرح قابل گردش دستاویزات ایکٹ، 1881 کی دفعہ 138 کے تحت شکایت کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا۔

جیسا کہ پہلے یہاں دیکھا گیا ہے، عدالت عالیہ کی طرف سے کارروائی اور شکایت کو کالعدم قرار دینے کی بنیادی وجہ اس حقیقت کی وجہ سے تھی کہ ایکٹ کی دفعہ 138 کسی دوسرے شخص کو کسی بھی قرض یا ذمہ داری کے مکمل یا جزوی طور پر ادائیگی کے لیے چیک جاری کرنے کا التزام کرتی ہے اور حقیقت کے تناظر میں، عدالت عالیہ اس نتیجے پر پہنچی کہ چیک جاری کرنا کسی بھی قرض یا ذمہ داری کو ادا کرنے کے مقصد سے مشترکہ طور پر متعلقہ نہیں ہوسکتا اور چونکہ دفعہ 138 کے تحت ایسی شکایت قابل قبول نہیں ہوسکتی۔

تاہم، زبان مقنّنہ کے ارادے کے حوالے سے کافی مخصوص رہی ہے۔ دفعہ کا آغاز "جہاں کوئی چیک ہو" کے الفاظ کے ساتھ ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا تین الفاظ انتہائی اہمیت کے حامل ہیں، خاص طور پر، لفظ "کوئی" کے استعمال کنندہ کی وجہ سے پہلے تین الفاظ سے پتہ چلتا ہے کہ درحقیقت کسی بھی وجہ سے اگر کسی قرض یا دیگر واجبات کی ادائیگی کے لیے کسی دوسرے شخص کے حق میں کسی ساہوکار کے ساتھ رکھے گئے کھاتے پر چیک نکالا جاتا ہے، تو نمایاں الفاظ اگر توضیع 138 کے آغاز پر پہلے تین الفاظ کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں، تو اس میں کوئی شک نہیں رہتا کہ یہ کسی بھی وجہ سے ہوسکتا ہے، اس صورت میں اس شق کے تحت واجبات سے گریز نہیں کیا جاسکتا جب وہی ساہوکار کے ذریعے ادا نہ کیا گیا ہو۔ مقنّنہ نہ صرف کسی بھی قرض کی مکمل یا جزوی ادائیگی کو ریکارڈ کرنے کے لیے کافی محتاط رہا ہے بلکہ اس میں دیگر ذمہ داری بھی شامل ہے۔ معاملے کے اس پہلو کو عدالت عالیہ نے سراہا نہیں ہے، نہ ہی اس سے نمٹا گیا ہے اور نہ ہی متنازعہ فیصلے میں اس کا حوالہ دیا گیا ہے۔

ہمارے خیال میں، ضامن اور اصل مقروض کی مشترکہ وسیع ذمہ داری سے متعلق مسئلہ، ایکٹ کی دفعہ 138 کے دائرہ کار سے مکمل طور پر باہر ہے، اور نہ ہی اس میں کسی بحث کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ قانون کی زبان قانون سازوں کے ارادے کو اس اثر سے ظاہر کرتی ہے کہ جہاں کہیں بھی ایک کی طرف سے دوسرے کے حق میں کوتاہی ہوتا ہے اور اگر کسی قرض یا دیگر ذمہ داری کی ادائیگی میں چیک جاری کیا جاتا ہے تو ایکٹ کی دفعہ 138 کی دفعات کے اطلاق کے معاملے میں کوئی پابندی یا پابندی نہیں ہو سکتی۔ 'کوئی بھی چیک' اور 'دیگر ذمہ داری' وہ دو کلیدی تاثرات ہیں جو قانون سازی کے ارادے کو واضح کرتے ہیں تاکہ حقائق کو قانون کی دفعات کے دائرے میں لایا جاسکے۔ کوئی بھی متضاد تشریح مقنّنہ کے ارادے کو شکست دے گی۔ ایسا لگتا ہے کہ عدالت عالیہ ضمانت اور ضامن کی ذمہ داری کے معاملے سے متاثر ہوگئی ہے اور اس طرح اس نے ایکٹ کی دفعہ 138 کے حقیقی ارادے اور مقصد کو نظر انداز کر دیا ہے۔ عدالت عالیہ کے حکم میں درج کیے گئے فیصلوں کی سیاق و سباق سے متعلق حقائق میں کوئی مطابقت نہیں ہے اور اس طرح جواب دہندگان کی طرف سے اٹھائے گئے تنازعات کو کوئی مدد نہیں ملتی ہے۔

تاہم، یہ بات قابل ذکر ہے کہ دلائل کے دوران دونوں فریقوں نے کنٹریکٹ ایکٹ کی دفعات 126 اور 128 پر تفصیلی عرضیاں کی ہیں، لیکن ہمارے خیال میں، مقنّنہ کی طرف سے استعمال کی جانے والی مخصوص زبان کی وجہ سے، کسی دوسرے

قانون کے نقطہ نظر سے معاملے پر غور کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوگا، اور نہ ہی ہم کسی رائے کا اظہار کرنا چاہیں گے کیونکہ اس کا خوبیوں کے حوالے سے کچھ اثر پڑ سکتا ہے۔

ہمارے خیال میں، عدالت عالیہ ایک واضح غلطی میں پڑ گئی اور اس طرح متنازعہ فیصلہ ہماری رضامندی حاصل نہیں کر سکتا۔ اپیل کامیاب ہو جاتی ہے اور اس طرح اجازت دی جاتی ہے۔ فاضل واحد جج کا حکم کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور ایڈیشنل چیف جوڈیشل مجسٹریٹ کی عدالت، تروانت پورم کی فائل پر ایس ٹی نمبر 141/1999 میں کارروائی بحال ہو جاتی ہے اور اسی طرح ایکٹ کی دفعہ 138 کے تحت شکایت بھی بحال ہو جاتی ہے۔ بنا اخرجات کے۔

این جے۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:22
I am the author of this document